نوٹ:۔ طریقہ دعا جو مولوی عبدالحق صاحب نے بتایا ہے ٹھیک ہے۔ چنانچہ دعاء قنوت وتر میں درود شریف اخیر میں اور آمین بھی اخیر میں آئی ہے۔ چنانچہ ابوزبیر نمیری کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے دعا بہت عاجزی سے مانگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص نے دعا کی قبولیت کو واجب کر لیا اگر ختم کرے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ؐ کس شے کے ساتھ ختم کرے۔ آپ نے فرمایا آمین کے ساتھ (مشکوٰۃ باب فی الصلوٰۃ فصل ثانی)

عبداللہ امرتسری روپڑی جامعہ اہل حدیث لاہور

۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ۔ ۱۶ اگست ۱۹۶۳ء

نماز میں بعض امور کا ارتکاب

نماز کا توڑنا

سوال:۔ جماعت ہو رہی ہے۔ ایسے وقت ایک شخص کنوئیں میں گر پڑتا ہے یا کسی کے گھر آگ لگ جاتی ہے یا اس قسم کا کوئی اور حادثہ ہو جائے تو کیا نمازی نماز توڑ کر اس کی امداد کریں۔ یا نماز جاری رکھیں؟

حاکم علی گجراتی چک ۴۳/۵ ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری

جواب:۔ کسی کے کنوئیں میں گرنے کی خبر آجائے یا اس قسم کا کوئی اور حادثہ ہو جائے تو نماز توڑنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابوبرزہؓ نے سواری کے بھاگ جانے کے خطرہ سے نماز توڑ دی تھی ملاحظہ فصل رابع مشکوٰۃ۔

عبداللہ امرتسری روپڑ

۲۲ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ ۲۲ جون ۱۹۳۹ء

نماز میں کپڑا سنوارنا

سوال :- نماز میں کپڑا وغیرہ سنوارا جاسکتا ہے؟ کپڑے کو ادھر اُدھر اور بچاؤ کرنا درست ہے یا نہیں

جواب :- مراسیل ابی داؤد میں ہے

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلاً یَسْجُدُ اِلٰی جَنْبِہٖ وَقَدِ اعْتَمَّ عَلٰی جَبْھَتِہٖ فَحَسَرَ عَنْ جَبْھَتِہٖ (نیل الاوطار جلد ۲)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا آپ کے پہلو میں سجدہ کرتا ہے اور ماتھے پر پگڑی باندھے ہوئے ہے سجدہ کرتے وقت پگڑی پیچھے ہٹا لیتا ہے۔

ابن ابی شیبہ میں ہے :۔

رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلاً یَسْجُدُ عَلٰی کَوْرِ الْعِمَامَةِ فَاَوْمَأَ بِیَدِہٖ اِرْفَعْ عِمَامَتَكَ ۔

یعنی ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ اپنی پگڑی کے پیچ پر سجدہ کرتا ہے اس کی طرف اشارہ کیا اپنی پگڑی اُوپر کر لے۔

منتقیٰ میں ہے۔

عَنِ ابنِ عباس قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمٍ مَطِیْرٍ وَھُوَ یَتَّقِی الطِّیْنَ اِذَا سَجَدَ بِکِسَاءٍ عَلَیْہِ یَجْعَلُہٗ دُوْنَ یَدَیْہِ اِلَی الْاَرْضِ اِذَا سَجَدَ ۔ رواہ احمد

یعنی حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ بارش والے دن میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ سجدہ کرتے وقت کیچڑ سے بچتے تھے۔ آپ پر ایک کمبل تھا۔ سجدہ کے وقت اس کو ہاتھوں کے نیچے کر دیتے تاکہ ہاتھوں کو کیچڑ نہ لگے۔

نیز منتقیٰ "باب المصلی یسجد علی ما یحملہ الخ" میں ہے :۔

عَنْ اَنَسٍ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَاِذَا لَمْ یَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ یُّمَکِّنَ جَبْھَتَہٗ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَہٗ فَسَجَدَ عَلَیْہِ ۔ رواہ الجماعۃ ۔

یعنی حضرت انس رضہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے جب

ہم میں سے کوئی اچھی طرح ماتھا زمین پر نہ رکھ سکتا تو زمین پر کپڑا بچھاتا اور اس پر سجدہ کرتا۔

نیز منتقی کے اسی باب میں ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِنَا فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا يَدَيْهِ فِيْ ثَوْبِهِ اِذَا سَجَدَ ۔ رواه احمد وابن ماجة وقال على ثوبه ۔

یعنی عبداللہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے مسجد بنی عبدالاشہل میں ہمیں نماز پڑھائی۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ سجدہ کرتے وقت ہاتھ کپڑے پر رکھتے۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی ثوب واحد یتقی بفضوله حر الارض وبردها (ش)، عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی کساء فخالف بین طرفیه فی یوم بارد یتقی بالکساء هیئة الحاقن (عب) منتخب کنز العمال جلد ۳ صہ ۴۲۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی۔ اس کے دامن کے ساتھ زمین کی گرمی اور اس کی سردی سے بچتے۔ نیز اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سردی کے دن میں ایک کمبل میں اس کی دائیں طرف بائیں کندھے پر اور بائیں طرف دائیں کندھے پر ڈال کر نماز پڑھی۔ اس کمبل کے ساتھ کنکروں سے بچتے تھے جیسے ڈنگر چھڑ مارتا ہے اس طرح کمبل کے دامن کو سجدہ جانے کے وقت آگے کو مارتے تاکہ ماتھے اور ہاتھوں کے نیچے آ جائے۔

نیز منتخب کنز العمال میں ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ثابت الصلت عن ابیه عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام یصلی فی بنی عبد الاشهل وعلیه کساء ملتف به یضع یده علیه یتقیه برد الحصا۔ ابن خزیمہ و ابونعیم (جلد ۳ صہ ۴۲)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبدالاشہل میں نماز پڑھی اور آپ کمبل اوڑھے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ اپنے ہاتھ کو کنکروں کی سردی سے بچاتے تھے۔ یعنی کمبل پر ہاتھ رکھ کر سجدہ کرتے تھے

بخاری صہ ۱۵۹ میں ہے۔

وضع ابواسحٰق قلنسوته فی الصلوٰۃ رفعها۔

یعنی ابواسحٰق نے نماز میں اپنی ٹوپی رکھی اور اٹھائی۔

اِن سب روایتوں سے ثابت ہے کہ نماز میں کپڑا وغیرہ سنوارنا ضرورت کے لئے جائز ہے۔

عبداللہ امرتسری

پاؤں کو بار بار ملانا

سوال:۔ زید کہتا ہے کہ جماعت میں بار بار پاؤں کو جوڑنا منع ہے۔ عمرو کہتا ہے بار بار پاؤں جوڑنے میں نقص نماز نہیں بلکہ نماز کا کامل کرنا ہے۔ اگر کوئی حدیث اس بارہ میں ہے مطلع فرمائیں۔

صدرالدین قریشی سکہ بھگیاڑی منشی وار برٹن ضلع شیخوپورہ

جواب:۔ بار بار ملانے کا اگر یہ مطلب ہے کہ قیام میں نہیں ملائے جاتے رکوع میں ملائے جاتے ہیں۔ پھر سجدہ میں اپنی جگہ سے ہٹائے جاتے ہیں پھر اُٹھ کر ملائے جاتے ہیں جیسے جاہلوں کی عادت ہے ایسا جدا کرنا اور ملانا تو ٹھیک نہیں کیونکہ نماز میں بلاوجہ پاؤں کو اِدھر اُدھر کرنا ناجائز ہے بلکہ تمام نماز میں پاؤں ایک جگہ رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ نماز میں فضول حرکت نہ ہو۔ ہاں اگر اتفاقیہ پاؤں اِدھر اُدھر ہو جائے یا درمیان صف سے کوئی شخص نکل جائے تو ایسی صورت میں ملانا ضروری ہے۔ اِس کے لئے عام حدیث آئی ہے جو صف کو ملائے خدا اس کو ملائے گا۔ (مشکوٰۃ تسویۃ الصف فصل ۲)

اگر کوئی شخص جہالت کی وجہ سے پاؤں کو ہٹاتا جائے اور دوسرا پاؤں پھیلاتا ہوا اس کے نزدیک کرتا چلا جائے یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ نمازی کو حکم ہے کہ دوسرے نمازی کے کندھے سے اپنا کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملائے۔ پس اس کو چاہیے کہ اپنا پاؤں اپنے کندھے کی سیدھ میں رکھے تاکہ دوسرے کے کندھے اور پاؤں سے مل سکے۔ اب جو شخص اپنا پاؤں اپنے کندھے کی حد سے اندر کر لیتا ہے وہ حد کو توڑتا ہے۔ پس دوسرا اپنی حد کو توڑ کر اس حکم کا خلاف کیوں کرتا ہے کہ خواہ مخواہ اپنا پاؤں اس کے نیچے کرتا جاتا ہے۔ اور اپنی نماز میں بھی خلل ڈالتا ہے۔ ملانا صرف اسی حد تک ہے جو شرع نے اس کے لئے مقرر کی ہے نہ کہ دوسرے کے نیچے داخل ہو جائے اور بعض جاہل پاؤں خوب جوڑے کرتے رہتے ہیں۔ اور کندھوں کا خیال ہی نہیں کرتے۔ کندھوں کے انداز سے پاؤں بالکل جوڑے نہ کرنے چاہییں تاکہ پاؤں

اور گندہ سے دونوں مل سکیں   عبداللہ امرتسری روپڑی

گاڑی پر سوار ہونے کے لئے فرض نماز کا توڑنا

سوال:۔ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے اسی حال میں گاڑی آگئی جس پر اُس نے سوار ہونا ہے۔ کیا وہ شخص نماز چھوڑ سکتا ہے۔ اور وہ دوبارہ پوری نماز پڑھے یا جتنی باقی رہ گئی تھی اتنی ہی پڑھے۔

جواب:۔ ہاں نماز چھوڑ سکتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اکیلا فرض پڑھ رہا ہو اور جماعت کے لئے امامت ہو جائے تو فرض چھوڑ کر نماز میں شامل ہونے کا حکم ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اکیلے کی نماز سے جماعت کی نماز افضل ہے۔ ایسے ہی گاڑی آنے کے وقت جو نماز پڑھے گا وہ بے قراری اور بے چینی کی نماز ہوگی۔ اور جو گاڑی پر سوار ہونے کے بعد پڑھے گا وہ تسلی اور اطمینان کی نماز ہوگی جو افضل ہے۔

اس بنا پر نماز توڑ کر گاڑی پر سوار ہونے کے بعد تسلی اور اطمینان سے نماز پڑھے۔ پہلی نماز پر بنا کرنا ثابت نہیں۔   عبداللہ امرتسری روپڑی

(تنظیم ۵ مارچ ۱۹۶۵ء)

امامت کا بیان

امامت کس کا حق ہے

سوال:۔ جو امام مسجد جہری نماز میں قرآن کریم کو صحیح وصاف نہ پڑھتا ہو یا بوجہ زبان کی لکنت کے قرآن کے کلمات صاف نہ نکل سکتے ہوں۔ اور علاوہ زیر و زبر کی غلطیوں کے بھولتا۔ اٹکتا بھی ہو اور حافظ قرآن بھی نہ ہو۔ اور مقتدیوں میں چند حافظ صحیح وعمدہ وصاف پڑھنے والے موجود ہوں تو کیا ایسا شخص جو قرآن صحیح وصاف نہ پڑھنے والا ہو وہ امامت کا مستحق ہو سکتا ہے تو اس حدیث کا کیا مطلب ہوگا کہ جس میں صاف طور پر یہ ہے کہ امامت کا مستحق وہ ہے جو قرآن اچھا پڑھ سکتا ہو۔

جواب:۔ صورت مسئولہ میں امام مسجد مذکور امامت کا مستحق نہیں ہے اس صورت میں مقتدیوں میں